رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳ء

REGISTERD NO. A. 783



M. B. ... Artist — Dogawan Lucknow

مستانہ المطابع پریس لکھنؤ وکٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین عثمانی ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

قیمت فی پرچہ ۳ر

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر خانہ خاص ...

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے منشا طبع و مذاق کے موافق معلوم ہون تو پھر ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر تا لبلاست۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر بہ سبب تنگی قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنہین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروا لین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ شاہد ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیازمند منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار مین اُنھین خطوط و منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] مفصل اشتہار صفحہ ۲۲ و ۱۱ کے [illegible] ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۱۴

مضامین غیر

۱۴-۱۰ اپریل ۱۹۳۰ء

ٹھیک جو بات ہو وہ آپ بتائیں ہم کو
ایک شعلہ سے بھی ممکن ہے چراغان ہونا

حلال غوامض معانی وکشاف رموز نکتہ دانی جناب مولانا پنچ دام فیوضہ۔

جناب والا کی شبانہ روز یہی دعا رہتی ہے کہ آپ شائقین علم کی دلچسپیوں کے لیے یونہی ہمیشہ تخت ظرافت پر جلوہ افروز رہ کے گم گشتگان بادۂ ادب کی رہنمائی کے فرائض بعنوان احسن انجام دیتے رہیں۔

ہمارے ضلع فرخ آباد سے فرخ و حبیب نامی دو پرچہ ہفتہ وار شائع ہوا کرتے ہیں...... ان دونوں کے درمیان شعر مندرجہ تحت کے متعلق ایک عرصہ سے گرماگرم بحث چھڑی ہوئی ہے جو ختم ہونے کے بجائے شیطان کی آنت کی طرح روز بروز بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ ہر فریق اس کوشش میں مصروف ہے کہ اسکی بات رہے اور اس کا حریف اس لفظی محاربہ میں ہاری مانے شعر یہ ہے

کشتگان سوز غم کو شمع تربت کیا ضرور
داغ دل سے شعلہ جب نکلا چراغان ہو گیا

معترض کہتا ہے کہ ایک شعلہ سے چراغان ہونا ممکن نہیں اور حبیب یعنی مصنف شعر نظائر و دلائل سے اپنے شاعرانہ خیال کی تائید کر کے اعتراض کو مسترد کر رہا ہے۔ چنانچہ یہ گتھی کچھ اس طرح الجھ گئی ہے کہ جسکا سلجھنا آپ کے ناخن عقل کی معاونت کے بغیر آسان نہیں۔ بس جب تک آپ یا آپ کے نکتہ رس ناظرین اس باب میں اظہار خیال نہ فرمائینگے فریقین اور انکے رفقا کی تشفی ہونا دشوار ہے۔ شعر گوئی اور شعر فہمی دونوں مشکل باتیں ہیں۔

لیکن حکما کا قول ہے کہ

خوش گفتن گرچہ دُر سفتن بود
لیک فہمیدن بہ از گفتن بود

ان تمام مشکلات کا لحاظ فرماکے اعتراض متذکرہ صدر کی بابت آپ اپنا فیصلہ ناطق جلد صادر فرمایئے تاکہ اس بحث کا خاتمہ بالخیر ہو جائے اور جانبین کے مابین تلخ تحریروں کی نوبت نہ آئے۔ مجھے آپ کی علم پروری و ذرہ نوازی سے امید قوی ہے کہ آپ از راہ عنایت میری عرض کے متعلق خامہ فرسائی کی تکلیف گوارا فرماکے فریقین کے علاوہ مجھے اور اس بحث میں دلچسپی لینے والے دیگر حضرات کو ممنون منت فرمائینگے۔ زیادہ نیاز۔

راقم شیر سنگھ شمیم گوروی

پنچ۔ حضرت سچ پوچھیے تو فرخ صاحب کا خیال بھی صحیح ہے اور حبیب صاحب بھی حق بجانب۔ "چراغان" کا عام مفہوم یہ ہے کہ مقام متعدد چراغوں سے آراستہ ہو جیسے طرح لاٹ صاحب کے آنے کی خوشی میں اودھ کے تعلقہ دار دل کھول کے اپنی دولت کا تماشا دکھاتے ہیں۔ لیکن اہل زبان کبھی کبھی اس مفہوم کی پروا نہیں فرماتے ایک ہی چراغ کی روشنی پر "چراغان" کا اطلاق درست سمجھتے ہیں۔ "چراغان" سے مطلب محض روشنی ہے چاہے ایک چراغ کی ہو۔ سفر نامہ سیفی مطبوعہ ایران میں سیف اللہ بیہانی نے "چراغان" سے چراغ جلنے کا وقت مراد لیا ہے ایک دوست سے مجھے لینے کا وعدہ تھا اس محل پر لکھتے ہیں "چراغان رسیدہ بود کہ بخانہ اش رفتم یعنی چند دقیقہ پیش از وقت"۔ اس عبارت سے بھی دو لڑنے جھگڑنے والے اپنے اپنے مطلب و مدعا کے موافق کام لے سکتے ہیں اگر ایک بزرگ فرمائیں کہ متعدد چراغوں کا مفہوم فرمائی اس عبارت سے ہویدا ہے تو گنجائش موجود ہے۔ علی ہذا القیاس دوسرے صاحب کہیں کہ مقصود ایک ہی لیمپ یا چراغ ہے جو گھر میں جلتا ہے تو بھی وسعت میں تنگی نہیں ہوتی۔

دیدن چراغان شب مہتاب بجا سو ختیم
یہاں چراغ شب مہتاب ہی مراد ہے چراغان میں لغت اور زبان صحیح کا نہیں ہے۔ اگر دونوں کی تسکین نہ ہوگی تو پھر دونوں کی حمایت میں سند پیش کی جائے گی۔ بہرحال ایسا وہ حیرت ہو تو بہتر ہے کہ ایک نتیجہ بحث کا انجام ملفوظی ہو۔ اور یہی دل میں ٹھنی ہے تو پھر پنچ بھی کے ہو میں تاکہ ایک کو دوسرے سے شکایت ہو۔

زیادہ زیادہ۔

کاروان

حضرت پنچ۔ گزشتہ ایام میں روزانہ الکشف کی ایک تاریخ پر چند سطریں شائع ہوئی تھیں۔ لکھنؤ وہ مقام ہے جہاں اردو کا نام سننا ہی بہت غنیمت ہے چہ جائیکہ روزانہ یا ہفتہ وار پرچے کی اشاعت۔ اردو کی ماتا کے باعث بقول بد نصیبوں کے الکشف کی صورت دیکھتے ہی پیٹ میں گھبیلیں پھرنے لگتی تھیں وہ بند ہو گیا تو بہت دل کڑھا گویا کوئی اجڑ گئی۔ اب ایک ہفتہ وار۔ بنام "کاروان" نکلا ہے۔ ہمارے ارمان کاروان سے بھی اسی طرح وابستہ ہیں جس طرح الکشف سے تھے۔ خدا کرے کاروان کا سفر ہمیشہ جاری رہے اسے راہزنوں سے سابقہ نہ پڑے۔ جرس کی جھنکار رہے رہتی دنیا تک۔ ہم تو خوش ہونے والوں میں ہیں ہمارے دل میں کاروان کی طرف سے مطلق غبار نہیں۔ البتہ ان لوگوں سے شکایت ہے جو محنت کیے بغیر خواہ مخواہ اردو کو ذلیل قالبوں کا مخزن بنا رہے ہیں۔ یار د بغیر شاعری کے صدہا آدمی اسوقت زندہ ہیں انکی توانائی میں رتی بھر فرق نہیں آتا پھر تم کیوں یہ سمجھتے ہو کہ اگر تخلص نہ ہوا شعر نہ کہا تو زندگی کس کام کی۔

ملاحظہ ہو حضور کی طبیعت داری۔ واللہ ایک شعر بھی وزن و بحر کا احسان مند ہو تو سمجھیے کہ ساری محنت برباد ہوئی۔ ہاں ایک بات ہے ہمارے شاعر صاحب ذرا بھی کہتے ہیں ہم ڈرامے کی نظمیں کہنے کے لیے ہوتی ہیں اور گنگری

بکھوروں سے جہاں کہیں وزن میں جھول ہوتا ہے ایکٹر پورا کر لیتے ہیں اس طریقہ پر اگر کوئی صاحب عمل فرمائیں تو دوسری بات ہے۔

ایک لطف اور بھی ہے شاعر نے پوری نظم ایک ہی بحر میں نہیں کہی ہے پوری نظم یا قطعہ ایک ہی بحر میں کہنا پرانے شاعروں کا دستور ہے حال کی تہذیب ایک ہی بحر کے باپ کی نوکر نہیں تمام بحور ایک ہی دُنیا میں ہیں تو ایک ہی نظم میں مختلف و متفرق بحریں کیوں نہ ہوں بعض جگہ ایک ہی شعر میں کئی وزن ہو گئے ہیں۔ اللہ رے اُستادی۔

صبح بہار

وہ عطر بار آئی صبح بہار آئی
ہونے نثار آئی ہر غنچۂ چمن پر
ہمراہ نسیم سحری شبنم کی سرد مہری
پوشاک گہری گہری ڈالی ہے گلبدن پر
چلا ماہ سوئے عزلت تاروں کا وقت رخصت
نکلی آسمان کی رنگت بڑھی روشنی زمین پر
کیا دلفریب منظر دشت و جبل منور
اور کہکشاں کا لشکر آمادہ صف شکن پر
مشرق زلیخا ہے حسن ید بیضا ہے
یا طور کا جلوہ ہے آفاق کے صحن پر
باد صبا میں تیزی کیا بوئے مشک بیزی
قدرت کی دل آویزی اس وقت [illegible] پر

اک حالت وجدانہ کیڑوں کا گنگنانا
وہ طائروں کا گانا ہر شاخ و نشیمن پر
شکوے کہیں ہوتے ہیں کچھ بلبلیں رو گئی ہیں
بیٹھے ہوئے سوتے ہیں کوئی فرش زمین پر
سرو کا سبز مغلر گیلوں کا سرخ کالر
لگی سرتیوں کی جھالر ہر نخل کے دامن پر
وہ لڑکھڑایا میخانہ گردش میں ہے پیمانہ
خنجر چلا مستانہ اب توبہ کی گردن پر
بحر محو ذکر باری شاخوں پہ وجد طاری
تسبیح خدا جاری ہر برگ یاسمن پر
وہ شاہد زمیں پر نکلا لیے اک ساغر
کیسے وہ جہاں منور آکر وہ [illegible] پر
افزود یہ سرگرمی یہ لطف ہم آغوشی
اللہ یہ مدہوشی اے دل [illegible] پر

م۔ م۔ م

نامہ عطوفت منطق آرا بیگم
بجواب نصیحت نامہ لارڈ اروِن

نمبر ۲

(تتمہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء)

ہاں تو سنو صاحب [illegible] بات [illegible] گھر جانے اور میزبان کی جان تنگ حبث کر جانے کی رسم پرانی ہے ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں کہتے کہتے آخر مہمان صاحب دندناتے ہوئے نازل ہو ہی گئے۔ روشنی کی شیشیوں اور آتشبازی کے [illegible] میں اسٹیشن سے لے کے قیام گاہ تک بھلی چنگی رقم صرف ہوئی۔ ریاست کا انتظام ہے آخر اب بیچارہ رئیس ہے مجبور پھر ڈر کے مارے جان ہول رہی ہے کہ عزیز مہمان ہے تنگ چڑھا کیوں ہے بار جو کہیں خدا نخواستہ جاے پانی میں کسی خاطر [illegible] میں کوتاہی ہوئی تو انگلی آٹھیں گھے پڑیں گی قرض لو اور بھرنا بھرو۔ قرض نہیں تو [illegible] کی [illegible] پوچھیا کر موں گانٹھ کرو۔ یہ نہیں تو پھر

غریب رعایا کا گھر سو ٹیکس لگاؤ ٹیکس کا آئینی طریقہ ہر قسم کی فضول خرچی کی سب سے سلامتی سے تمہاری غلامی میں بھی جاری ہے ایک شخص انتظامی مجلس میں جھٹ موٹے کے بیلنے کرتا ورل سے گڑھی ہوئی سبسیتوں کا رونا روتا۔ آنسوے بہاتا ہے اور دوسرے عمبر رونے والے کی صورت دیکھ کے بسورنے لگتے ہیں بس قانون پاس ہو جاتا ہے۔ قانون پاس ہوا ٹیکس وصول ہونے لگا بیٹھے مفت خوروں کے گھروں میں گھی کے چراغ جل گئے۔ مثال کے طور پر فرض کرو کسی حاکم کو شیطان نے انگلی دکھائی دل میں اس بات کا طوفان ہوا کہ ہائے ہائے آج تک ہندوستان کے جنگلی درختوں کا حال دریافت نہ ہوا۔ کتنے قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ افسوس حکومت کے سفید دامن پر یہ بڑا سا کالا داغ ہے ہم مہذب حکمرانوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہندوستانی تو ہوتے ہی ہیں بھولے بھالے انہوں نے کسی بڑے منہ کو یہ کہہ کے جانس لیا ہوا راجہ صاحب آپ جانتا ہے دنیا میں کتنے قسم کا درخت اگتا۔ اور ایم ساری بڑا گنٹ ہمارا بات میں منسٹر ڈوڈ ہے منسٹر کسم کا درخت جانتا۔ [illegible] سو بلا مزہ ڈوڑتا ہیں۔ راجہ صاحب اس وقت سن کے پی گئے مگر کونسل کے اجلاس میں ہاتھی صورت بنے فریادی چہرہ بنائے سر جھکائے کھڑے ہو گئے اس وضع سے کھڑے ہوئے جیسے دشمنوں کے بیان کوئی بڑا حادثہ ہو گیا۔ پہلے سے نوٹس دے چکے تھے تقریر کا وقت مقرر ہو چکا تھا بروقت کھانسے کھنکارے رومال سے آنسو پونچھے دو چار ہچکیاں لیں تین چار دفعہ آہ کی دس پانچ مرتبہ سینہ کوٹا اور فرمانا شروع کیا ہائے بدوقت ہاؤ تم نے تو ہمیں جہاں بھر کی خوبیاں عطا کیں پر ہم تو نہیں ناقدرے ہیں۔ بجارت ماتا کے پریمیو دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ نوچ ڈالو ارے تم پر لیڈر کی مار نالائقو تمہیں بالکل پتا نہیں کہ جنگل میں بھانت بھانت کے روکھ اُگے ہیں

ہماں سے ہزاروں طرح کے فائدے حاصل کر سکتے تھے ملک میں عمارتی لکڑی کی بہت کمی ہے چار سال ہوئے [illegible] سے باہر کی لکڑی منگائی [illegible] اگر [illegible] ہوتے تو ملک کو یہ نقصان نہ ہوتا [illegible] لکڑی کا عذر یک [illegible] اگلے [illegible] میں [illegible] نے لکڑی [illegible] کے ایک کمپنی کو اپنا سارا راج پاٹ رہن کر دیا تھا۔

منشی۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ اس تہذیب کے زمانے میں ہمارا ملک اس بارے میں کیسی اور کتنی ترقی کر رہا ہے۔ آج کل [illegible] کے جاننے والے ہندوستان میں نہیں ہیں ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں کتنی قسموں کے درخت پیدا ہوتے ہیں جب تک ہم یہ معلوم نہ کر لیں اس وقت تک ہمیں کوئی حق نہیں کہ مہذب ملکوں کے سامنے سوراج پانے کا دعویٰ کر سکیں بھلا وہ بھی کوئی آدمی ہے جو یہ نہ بتا سکے کہ اس کے جنگلوں میں کتنے درخت ہیں اُن کا نام کیا ہے۔ لہٰذا میں تجویز کرتا ہوں کہ [illegible] سے ایک لکڑی [illegible] تین کروڑ روپیہ ماہوار پر [illegible] کے رکھا جائے اور ملک کی پیشانی سے یہ کلنک کا ٹیکا دفع کیا جائے۔ یا رو ہم اپنی قسمت پر اور ہو سکے تو کچھ کھا کے سو رہو۔ غیرت اور عزت کے ساتھ مرنا بے حیائی کی زندگی سے ہزار درجے بہتر ہے۔ [illegible] میں جل تھل بھر دے۔ ان دنوں قسمت پر رو [illegible] غفلت پر آنسو بہا۔ اپنے ملک کی بے حیائی پر رکت کے آنسوؤں کے چشمے جاری

کر دے: ایسی زور دار تقریر کے بعد کون مجھ بڑی مخالفت کرے۔ تجویز پاس [illegible] کی [illegible] تجویز ملک کے حق [illegible] ٹیکس [illegible] جاری کرنے کی صورتیں ایسی [illegible] ہوتی ہیں [illegible] مہاجنوں کو یہ طریقے معلوم نہ تھے [illegible] تو پھر کام کی چیز ہے ابھی اتنی ترقی ریاستوں نے نہیں کی وہ [illegible] ٹیکس [illegible] کی غیرت گوارا [illegible] رہ کے آئینی طریقے سے جاری کرینگی۔ ایسے ٹیکسوں کی [illegible] رعایا راضی نہیں ہو سکتی اسے عادت نہیں پڑی ہے وہ ٹل جائے گی اور [illegible] کانوں پر ادھر [illegible] آنکھیں نکالیں گے۔ میں سچ کہتی ہوں کہ ہر پانچویں سال غریب ریاستوں پر مہاجنوں کا اتنا بوجھ پڑتا ہے کہ [illegible] رگڑنی پڑتی ہیں۔ تم نے جو ریاستوں کو نصیحت کی تو زیری حاکموں کے رویہ اور چلن پر بھی نظر کی ہوتی ریاستیں انگریزی [illegible] کی بیڑیوں میں جکڑی ہوئی ہیں۔ [illegible] اس قسم کے ہیں کہ اگر ریاستیں اپنی اصلاح [illegible] بھی ہو جائیں تو [illegible] کی طرح [illegible]

کی یہ صورت دیکھ کے [illegible] شرم کے گردن جھکانی پڑے۔

خلاصہ یہ کہ [illegible] پہلی نصیحت کے الفاظ تو بہت [illegible] ہیں [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ کسی [illegible] اصول مرتبین کی بھلائی [illegible] رکھ دی ہے۔ مگر [illegible] دیکھتے ہی [illegible] اگر رعایا کی [illegible] دونوں [illegible] بات ہے [illegible] حکومت کی طرف نظر کرنی چاہیے کیا رعایا کی خواہش نہ تھی کہ نمک کا محصول کم ہو پوسٹ کارڈ کی قیمت گھٹے۔ کونسلوں نے اتفاق رائے کی کثرت سے ایسی تجویزیں پاس نہیں کیں؟

ارے [illegible] پاس بھی ہوئیں تو گورنری ایک قلم کی جنبش میں قلابازی کھا گئیں جب ایک مہذب حکومت میں ایسے [illegible] کے سے قانونی جلسے بنائے جاتے ہیں اور ان کے پاس کیے ہوئے قانون قاعدے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ [illegible] کی ناک بھوں چڑھ جانے ہی ادھر [illegible] جاتے [illegible] سے ٹوٹ جاتے اور بعد سے

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر گونڈہ

مقدمہ [illegible] سنہ [illegible]ء پیشی [illegible] اپریل سنہ [illegible]ء

[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ گونڈہ ضلع گونڈہ [illegible]

بنام

[illegible]

درخواست حسب [illegible] ایکٹ [illegible] سنہ [illegible]ء بنابر قرار دیے جانے [illegible] مورخہ [illegible] ستمبر سنہ [illegible]ء [illegible] کو [illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ [illegible] مذکور [illegible] بحکم عدالت ہذا مورخہ [illegible] ستمبر سنہ [illegible]ء [illegible] قرار دیا گیا۔ [illegible] جاتی ہے کہ تاریخ مذکورہ بالا کے اندر [illegible] درخواست [illegible] پیش کرے۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

سمن قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر [illegible] قاعدہ [illegible])

بعدالت منصفی [illegible] مقام [illegible] اجلاس [illegible]

[illegible] صاحب بہادر منصف [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] بابت [illegible]ء

۱۔ [illegible] ۲۔ [illegible] ۳۔ [illegible]	ساکن [illegible] پرگنہ [illegible] ضلع [illegible]	مدعی

بنام

[illegible] ساکن [illegible] ضلع [illegible]

[illegible] اس لیے [illegible] کہ تم [illegible] تاریخ [illegible] اپریل سنہ [illegible]ء وقت [illegible] بجے دن عدالت ہذا میں حاضر ہو اور جواب [illegible] دعوے کی کرو اور [illegible] لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو [illegible]

[illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر [illegible] حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری [illegible] مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت [illegible] اور مہر عدالت کے آج تاریخ [illegible] اپریل سنہ [illegible]ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت



گیت

آستائی:- "سیس سوہے مُکٹ کلنگا بٹلر پیارے تو سے"

انترہ:- "موتی بھی سوہے مونگا بھی سوہے۔ سوہے نگینہ دو پٹکا بٹلر پیارے تو سے"

نگارستان اُردو

"مقاصہ"

نمبر ۳

(لکھنؤ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء)

لکھنؤ کی ایک مشہور رنڈی بازاری کو اسکے بعض شرعی آشناؤن نے نماز پڑھنے پر مجبور کیا پڑھی لکھی عورت تھی مگر اس طبقے سے تعلق کے بعد نماز کسے یاد رہتی ہے ہان آسان طریق نجات انکے واسطے بزعم خود یہی ہے کہ پنجشنبہ کے دن نہا دھو بن سنور کر کے حضرت شاہ مینا کے مزار یا حضرت عباس کی درگاہ پر یک کرشمہ دین و دُنیا کی زد ہی رشتے ہی جائیں۔ پانچ وقت کی اُٹھا بیٹھی شرعی کھیر تھی۔ خدا کی فرائض تو خیر کرنا نہیں کی فرائض نظائے تھی۔ قرآن کے چھوٹے چھوٹے سورے پہلے سے یاد تھے ترکیب یاد تھی۔ نیت باندھ کے کھڑی ہوئی سورت فاتحہ کے بعد کسی طرح یاد نہ آیا کہ اب کونسا سورہ پڑھے۔ آخر بگڑی بجائے مرزا صاحب (آشنائے شفیق) کو متوجہ کیا۔ اشارہ سے پوچھا اب کیا پڑھوں اُن کی سمجھ میں اشارہ نہ آیا آخر نماز توڑنی پڑی اور جھنجلا کے بول اٹھی ارے نگوڑے مرزا نماز کی آشنائی کو سمجھے ہو۔ ابتو بھول گئی بتا الحمد کے بعد کیا پڑھوں بیان حکایت سے مقصود یہ ہے کہ ہر ایک پیشہ ور جو اپنے کام میں منہمک رہتا ہے اپنے پیشہ کے محاورات بات چیت میں استعمال کرتا ہے رنڈی آشنائی اخراجات ... کی نمازین بھی ... مولوی نگار صاحب میں قبل خود علامۂ وقت ... خیال اشتہارات اور دوسری بے ڈھنگی ترکیبون کو رہنے علامۂ وقت اگر انہیں کسی علمی مسئلہ میں قابل خطاب دیکھیں تو ہماری نادانی ہے عوام کی شہرت علامہ موصوف کو ایک معمولی رنڈی سے یون قرات میں آشنائی کی گنجائش کرنے یون عالمانہ انداز سے

رنڈیون کے ناچ پر رشیہ فضلی ہوتے۔ یون عربی نحو اور عربی اصطلاحین لغت بے کے ساتھ ہر فارسی ہندی لفظ کو معرب بنشہ کر کے ناچار تمہارے پیر و عزیز و حیات علامہ (سنگ آستانہ) پر تنبیہات متواترات شکاری دیتے گئے ہے حقیقی علم و فضل کا مصرف صحیح ناچ رنگ کی صحبت کے سوا اور کہاں ہو سکتا ہے؟ مبارک ہین وہ جو رقاصہ کی نقل قعص مین اصطلاح منشی سجاد حسین مرحوم بانی "اودھ پنچ" رفیع الاولیت فراموش نہین کرتے۔



عمر عمل و نام عمل

بازیگر ہند۔ "ایک ہی ہاتھ مین سب کرون گا"

ہند — "ان بہادرون کا جی بہلاؤ۔ دواؤن سے کھیلو"

قرآن کے واسطے عمل تو قابل ہے کہ یہ قصبان عربی نحو دون کو کبھی بھی یا نہیں کیا معنی کہ جاہل آدمی جیسی الفاظ کے نقل مین بہک جاتا ہے۔

ایک مولوی صاحب نے اپنی جنس کے کمار سے کہا جا کے بھائی صاحب سے کتاب صحیفہ کاملہ مانگ۔ کمار گیا اور بولا "میرا آپ کے بھتیا آپ کی بنی چچا املا صحیفہ کاملہ مانگتے ہین" برادر خورد کی اس گستاخی پر بڑے بھائی صاحب کو غصہ آیا ممکن ہے کہ رقاصہ نے ان لوگون کے سامنے ہی کے

بارے میں مضمون نگار صاحب نے رقاصہ سے فرمائش کی ہے کہ ان آنکھون تک ہر ایک کو بید بھنے ندے علامہ کے الفاظ کا تصرف کے ساتھ نقل کیجئے ... یسیر المحصول کا درسا سوال "تنفس کے تخرج" کو "انگیجمنٹ تن چمن" یہ قطع روانی کو کثرتی مغرورات کو کمس کمسات و جزئیات کو روزمرہ جانا ہے۔ تعبیر کی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ بیچاری نقل قول عاشق ... بانقل ناکام رہی ہو یا یہ بھی ہو کہ علامہ استغنائے حقیقی علم و فضل و جدت طرازی منزل رقص کو عبادت گاہ سمجھے اور وظیفہ پڑھتے رہے۔ اسلیے کہ جا بجا علامہ مضمون کی تان ان الفاظ پر ٹوٹی ہے :-

"وہ کرم مین کہتا ہون۔ پھر تو یہ میرا کام ہے کہ تیرے مستورون کی پرستش عالم کے ہر ہر گوشے مین اور تیری خدائی ساری دنیا مین کرا دون۔ میں کہہ چکا اب تجھے اختیار ہے خواہ پرستیدہ عالم بن یا پرستار دُنیا"

دیکھا آپ نے "رقاصہ" کا درجہ۔ غیرت گردی کرتے وہ درگاہ رسالم بنانے کا سامان نہیں وہ سکتا میں صلاحیت کو موجود تھی۔ اور معبودۂ عالم بنانے تو لوگ برا مانتے "پرستیدہ" کہنے سے عوام برگشتہ ہو گئے وہ سمجھین گے کہ یہ کوئی نیا جانور حقیقت علامہ کی جمبڑی سے نکل بھاگا ہے۔ یا حقیقی علم و فضل کے کارخانے مین پرستیدہ سازی بھی ہوتی ہے۔ طرح طرح کے خدا ڈھلتے ہین۔ اس چڑیل کو کنگنے نے کالا تھا۔ علامہ موصوف کے کہنے پر چلتی اور ناچتے ناچتے ایک ہی چکر مین خدا بن جاتی۔ خدائی کا ڈنکا بجاتی اور دنیا کر گھنی کا ناچ نچاتی۔ عالم بھر کے قصبہ زادے رنڈی بچے ڈومنی بچے اس تُجنیا خدائی پر فخر کرتے "خدا کرے علامہ اور خدائی نینے سے انکار کر گئی اے بدقسمتی۔ دولہ زادگان ویاد کو لازم ہے کہ اپنی اور ان ناہنجار کے حق میں دعا کرین اور حضرت علامہ کی ڈیوڑھی پر دھنا دین۔ وہ ہے بنا دے خدا بجبر تماشینون کا سایہ رہے۔ خیر یہ تو بنا بنایا مقصود ہے کہ بنائے انبساط کو اپنی اختیار ہے۔ مگر "پرستیدہ" کی حیثیت اور پرستندہ کی

جاے ناٹیٹ پر دھر کر دیے ہین کیا جہت طرازی ہے کیا حقیقی علم وفضل ہے۔ کیا اخلاقی اور دینی جسارت ہے۔ کیا سیرت فاضلہ ہے۔ کیا حیا ہے۔ کیا ایمان ہے جس مین نادیل کی گنجائش بھی نہین۔

اس علم وفضل حقیقی پر لالہ شاہی فارسی نہرا جہان سے نثار در تریفہ دار ہینہ الفاظ اس اس طور کر دین ہین کہ سبحان اللہ سے شد فی نخل دار خن برگ " (ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات) جیسا یہ خمار فرض ہے ڈیڑھی کھیر کوان ایسی شنڈیا بنیدہ و پکا سکے تنگنٹ ہے " (باقی آیندہ)

راقم

کیل گاڑو

پنج مل خدا - خدا مل پنچ

ولایتی اخبار نویسون کو خفت

ایک تھے خاندانی قاضی صاحب مگر قاضی حقیقی نے ان کے حق مین فیصلہ کر دیا تھا کہ عقل انکے پاس پھٹکنے نہ پائے جس گاؤن مین قاضی صاحب کا مسکن تھا اُسکے قریب ایک میلا ہوتا تھا حضرت نے میلے کی زیارت کا احرام باندھا تو عزیزون کے بچے جان کو چمٹ گئے "ہمیں بھی چاہیے لیے انگوٹھیان لانا - چچا سر تو بندھ جائیگے - تا کنگھی نہ بھولنا - بابا ڈھولنا تو ضرور دیکھ بھال کے لینا" قاضی ایک عاشق کے ارمان بھرے دل کی طرح فرمائشون کے بار مین دبے ہوئے میلے جاتے ہوئے فرمائشون کی فہرست لمبی چوڑی تھی حالانکہ چیزین قد مین چھوٹی تھین - فہرست لیکے قاضی جی

گر بیدین باندھ لی چلے گئے فرمائشین خریدین مگر پہنچے۔ اب سنئیے کہ عرض راہ مین ایک پایاب ندی پڑتی تھی - قاضی نے سطل مین کہا کہ ہاتھ خالی نہین ہو پائجامے کے پائچے کون سنبھالے گا - ازار اتار کے کندھے پر ڈالی گرہ ندی پھاندے کے بعد پہننا بھول گئے - ورنہ پسند سے گھر پہونچے جہان صاحبان فرمائش مشتاق بیٹھے تھے انھون نے گھیرا " لاؤ بابا اماں چیزین نکالو میری کنگھی " قاضی صاحب بوکھلا گئے جھٹ سے گرتا اٹھایا اور کہا " بھئی میرا ہاتھ خالی نہ ہین پہلے فہرست کھول لیو " فہرست تو یہان نہ تھی وہ تو کندھے پر جھولا جھول رہی تھی - لڑکیان منھ پر ہاتھ رکھ کے بھاگین لڑکون نے قہقہہ لگایا - قاضی پھر بھی اپنی حماقت کے راز سے واقف نہوے مجبوراً کے فرمائشون کا پرت چولھے مین پھینک دیا -

" بدتمیزون تو گوگو نہ مرگو بے چھولے مین جھونک کر - اب کیہون کا کچھ نہ دیا (نہ دونگے) "

سنتے ہین کہ قاضی صاحب نے یہان جلسے سے اور ندی کا ستر ۔ پار کرنے کے بعد جیسے ہی گھر مین قدم رکھا - اخبار نویسون کی بیبیون نیبیون کی چیخ لپٹ گئی " بتاؤ کیا لائے - دکھاؤ کہان گٹھری - لاؤ ۔ ڈراما سوغات ۔ کمربندی کیا ہوگیا تو رسمِ تماشا گی پہر سے پڑے آئے ہوکچھ تو ہین بھی دیتے جاؤ ۔ گستاخ ہند گی وہ وہ وہیک اور عزت کے ڈھیلے کہاں کے قاضی ایسے تھے تاؤ مین - آپ نے بھی کرتے کا دامن اٹھا دیا وہان تھا کیا؟ کچھ نہین - ڈھیلے وہ بھی تیلون کی جیب مین - فریب اخبار نویس جھینپ کر رہ گئے - اب تھا کیا انڈیا آنس کھولے مین ولایتی فرمائشون کا پرت جھونک دیگے - سورت اخبار نویسون کے ہاتھ " انکار بحث " کے سوا کچھ نہین لگا "

مہربان آپ کی خفت رہے ہر گھرون پر

صحتِ نسب کی شناخت

خدا بخشے منشی سجاد حسین مرحوم (سابق مالک اودھ پنچ) کو انھون نے ایک مرتبہ نہایت خوبصورت تنزیل کے معرکے پر لکھنؤ کی بازاری اطفال نے اسپر ڈھیلے بازی شروع کی - شیشے ٹوٹ گئے - ہم کہتے کہ اب منشی جی قندیل اتروا لینگے مگر نہیں دوسرے دن شیشے بدلے ہوے تھے اور قندیل روشن تھی منشی جی صاحب اس بارے مین گفتگو ہونے لگی تو فرمانے لگے " بھئی تم نہین جانتے ہو - شام کی سیر کے سلسلہ مین یہی تجربہ ہے جو اس قندیل مین ہے - ہمین دیکھنا ہے کہ محلے مین کتنے لڑکے صحیح النسب ہین اور کتنے نطفۂ بے وقت - جو صحیح النسب ہین وہ قندیل کی طرف رخ نہیں کرتے - بچے نجیب ہین وہ ایک عمدہ اور بکاوا - مگر جو ڈھیلے بازی کرتے ہین - وہ چراغ آنے کے صرف سے رگون کے اندر کی چال چلن کا بھید کھل جاتا ہے - سو دوست ہے ہونگے نہین - واقعی منشی جی نے بات کی تر کی جہانی حدیم طرز اور اہل نظر کے نتائج لیے جس اس تندیلی سے کم نہیں - جیرونی اطفال مجاسل کی ایک لڑائی آج کل لکھنؤ مین برا بچ رہی ہے - اس کا کام یہ ہے کہ جن شعلین قدمائے کاملین نے سیر راہ سخن روشن کین ان پر ڈھیلے پھینکے ان مین سے کوئی بے وقت تو خیال کرتا ہے کہ اس شغل کے بجھتے ہی ہماری جلالی ہولی کی ترویج پا جائے گی کسی صحیح النسب کو زعم ہے کہ اور کچھ نہیں تو یہی کیا کم نسبت ہے کہ مقابلہ تو ہو سکے گا - کوئی شہرت بد کی دبہ ملاقی پر قانع ہے - نام کے ساتھ اعرابی اسم گرامی زبان زد ہے - اگر فردوسی پر کوئی پاسی ڈھیلہ نہ پھینکے (اعتراض کرے تو لوگ ہنسین گے مگر شہرت ضرور ہوگی - یہ منصوبے دفعاً ہمارے کانون تک پہونچے ہین مگر ہم ابھی سے صاحبانِ ذوق سلیم کو جتائے دیتے ہین کہ جب یہ قوال اطفال کی شکل اختیار کرین تو اپنے خدا کو ان کے ان اطفال نجیب سے درگزر کرین - نسب کی تحقیق اور تفتیش کا موقعہ نہین اختیار ہے - انشاءاللہ ان مین سے قیمتی توتے ضرور یہان پر ٹھیک اترین گے - خود ان کا غرور ہیوگی وہ مذاق اسکی دلیل ہے کہ انکی نظفت ایک ہی باپ کی رہین منت نہیں ہے - بھلا بڑھ کچھ کے دیکھیے تو سہی -

التماس مدیر - ہمیشہ سجاد فرمایا ہوا مضمون کی دوسرے ہفتہ مختصر درج کر دی جاتی ہے - جواب مطلوب ہو تو جواب بند کر دیا جاتا ہے - لہذا جواب عنایت ہو - جواب نہ ملنے کی صورت ہے -

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگونکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسان اور واضح طور سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی باجہ یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقة مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصۂ اول کی ۱ فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمۂ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ملاحظہ حنوط کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان لیستی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔